زبانوں [پر بھی] عبور رکھتے تھے، اور آثارِ قدیمہ اور کتبات کی وضاحت کر سکتے تھے'' (ص ۱۸۸)، جب کہ ''سنسکرت زبان وادب کے اکتساب کے لیے انھوں نے برسہا برس ایک سادھو کے بھیس میں ہردوار، متھرا، پریاگ اور کاشی میں علماے ہنود کی صحبت میں گزارے''۔ (ص ۳۲، ۸۹)

''مولانا عبدالسلام نیازی کا پسندیدہ موضوع وحدت الوجود تھا'' (ص ۳۷)۔ ''وہ بڑے خدارسیدہ اور قلندر منش تھے۔ قوالی سننے کا شوق تھا'' (ص ۳۸، ۳۹)۔ ''ان کی صحبت میں بہ یک وقت علم دوست حضرات اور جہلا دونوں موجود ہوا کرتے تھے'' (ص ۹۸)۔ ''علامہ اقبال کے اشعار کو بڑی دل چسپی اور بہت ذوق و شوق کے ساتھ سنا کرتے تھے، اور انھیں علومِ مشرقی و مغربی کی پوٹ کہا کرتے تھے۔ خود علامہ اقبال بھی مولوی صاحب سے بہت عقیدت مندانہ انداز میں ملا کرتے تھے'' (ص ۱۰۳)۔ مولانا نیازی کہا کرتے تھے: ''آدمی اور انسانیت الگ الگ لفظ ہیں۔ غالب نے جب کہا تھا کہ ''آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا'' تو اسی جانب اشارہ کیا تھا''۔ (ص ۱۲۳)

مولانا عبدالسلام نیازی: ''مشرقی علوم کے حرفِ آخر تھے۔ قرآن، حدیث، منطق، حکمت، تصوف، عروض، معنی و بیان، علم الکلام، تاریخ، تفسیر، لغت، لسانی قواعد، ادب اور شاعری کے امام تھے'' (ص ۱۳۸) اور: ''ان علما کی آخری یادگار تھے، جن پر اسلامی تمدن کبھی ناز کیا کرتا تھا''۔ (ص ۱۱۴)

چونکہ یہ مجموعہ مختلف تحریروں کا گلدستہ ہے، اس لیے کہیں کہیں تکرار ہے اور کچھ روایت کے متحارب اور الحاقی بیانات بھی دَر آئے ہیں۔ مرتب نے فاضل لوازمے کو بلاتبصرہ پیش کر دیا ہے کہ قاری اپنے ذوق کے مطابق اخذ و اکتساب کرے۔ یوں تو تمام تحریریں دل چسپ ہیں، البتہ رزمی جے پوری، مسعود حسن شہاب، مقصود زاہدی، خلیق انجم، انور سدید، مسعود حسن شہاب اور عاصم نعمانی کی تحریریں خصوصی توجہ کی طالب ہیں۔ اُردو اکیڈمی بہاول پور اور راشد اشرف اس خدمت پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

Urdu Works of Abu al-A'la Maududi، [ابوالاعلیٰ مودودی کی اُردو تصانیف]، نوریکو ساساوکی۔ ناشر: مرکز براے اسلامک ایریا اسٹڈیز، اوساکا یونی ورسٹی، جاپان۔ صفحات: ۱۱۴۔ قیمت: درج نہیں۔

کیوٹو (Kyoto) یونی ورسٹی، جاپان کی فعال اور بڑی یونی ورسٹیوں میں سے ایک ہے۔

اس کے ایریا اسٹڈی منصوبے کے تحت 'جنوبی ایشیا میں مطالعاتِ اسلام' کے سلسلے میں بعض تحریکوں اور شخصیتوں کا مطالعہ کیا جاتا رہا ہے۔ اسی ضمن میں یونی ورسٹی کی ایک طالبہ نوریکو ساساوکی (Noriko Sasaoki) کو سیّدابوالاعلیٰ مودودی (بانی جماعت اسلامی) کی تصانیف کی وضاحتی فہرست تیار کرنے کا کام سونپا گیا۔ نوریکو کا ماحصلِ تحقیق جاپانی زبان میں تیار ہوا تھا، اب اسے انگریزی زبان میں منتقل کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کے سلسلے میں نوریکو نے کئی بار پاکستان کا سفر کیا۔ وہ ہفتوں اور مہینوں یہاں مقیم رہیں۔ مولانا کی تمام دستیاب کتابیں خرید کر لے گئیں۔ تصانیفِ مودودی کا ایک بڑا ذخیرہ اوساکا یونی ورسٹی اور وہاں کے ایسوسی ایٹ پروفیسر سویامانے کے کتب خانے میں موجود ہے۔ سویامانے اُردو کے استاد اور عالم ہیں اور زیرِنظر تحقیقی کام انھی کی دل چسپی سے اور انھی کی نگرانی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ دیباچہ بھی انھی کا تحریر کردہ ہے۔

نوریکو نے اپنے دیباچے میں اختصار کے ساتھ مولانا مودودی کے سوانح، جماعت اسلامی کا تعارف، جماعت کے قیام کا احوال اور پھر اپنے زیرِنظر تحقیقی کام کی نوعیت بیان کی ہے۔ انھوں نے راقم کی تیار کردہ فہرست ''تصانیف مودودی: ایک اشاعتی اور کتابیاتی مطالعہ'' مشمولہ: تذکرہ سیّد مودودی: ۳ اور ''سیّد مودودی: فکری و قلمی آثار'' (مرتبہ: رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد) مشمولہ: ابوالاعلیٰ مودودی، علمی و فکری مطالعہ سے بھی مدد لینے کا اعتراف کیا ہے۔

تصانیف مودودی کی یہ وضاحتی فہرست نہایت سلیقے سے اور تصانیف مودودی کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے مرتب کی گئی ہے (قرآن اور حدیث سے متعلق کتابیں، مولانا کی مرتبہ اور ان کی نگرانی میں تیارشدہ کتابیں، کتابچے، خطوں کے مجموعے، مولانا کی ترجمہ کردہ کتابیں دوسروں کی مرتبہ کتابیں)۔ یہ کہنا مشکل ہوگا کہ مولانا کی فلاں کتاب یا کتابچہ اس فہرست میں شامل ہونے سے رہ گیا۔ دراصل یہ کتاب بھی مولانا مودودی، جماعت اسلامی اور سلسلۂ تحریکاتِ اسلامی کے مطالعات کی ایک کڑی ہے جو گذشتہ صدی کے آخری برسوں سے کئی ممالک خصوصاً جاپان میں شروع کیے گئے ہیں۔ خود سویامانے بھی اس سلسلے پر کچھ لکھ چکے ہیں۔ مولانا مودودی اور ان کے نظریات سے جاپانیوں کی دل چسپی کے بارے میں ڈاکٹر معین الدین عقیل نے بھی کچھ معلومات مہیا کی ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)